بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۳۲ | ۳۰ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | ۳ صفر ۱۳۶۳ھ | ۳۰ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ صلح ۔ آج خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے ایک واضح خواب کی بنا پر یہ اعلان فرمایا کہ مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مصداق حضور ہی ہیں۔ تو سارے مجمع میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی اور بعد نماز جمعہ احباب نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔

ساڑھے دس بجے رات کی اطلاع مظہر ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی عام طبیعت اچھی ہے۔ کسی قدر کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۸ ماہ صلح ۔ آج دس بجے شب کو سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق لاہور سے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کھانسی کی تکلیف زیادہ ہے۔ حرارت ۹۹ سے ۲ پوائنٹ کم ہے عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کامل صحت کے لئے

روزنامہ الفضل قادیان ۳ صفر ۱۳۶۳ھ

مبارک۔ صد مبارک

جماعت احمدیہ کیلئے ایک عظیم الشان خوشخبری

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی اولاد کے متعلق خدا تعالیٰ کے الہامات میں جو بشارتیں دی گئیں۔ اور آپ نے اپنی تحریروں میں ان بشارتوں کی جو تشریح فرمائی۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضور کی موجود ساری کی ساری اولاد "مبارک نسل" "آسمانی نوروں کو پھیلانے والی" "نیک اور بابرکت اولاد" ہے۔ اور اس میں سے ایک فرزند خصوصیت سے غیر معمولی طور پر اعلیٰ صفات رکھنے والا اور "حسن و احسان میں حضرت مسیح موعودؑ کا نظیر"۔ "مرد خدا مسیح صفت" "ہدایت میں کمال پانے والا" "روح القدس کی برکات پانے والا" اور "مسیح موعود کا جانشین و یادگار بننے والا" ہے۔ ان صفات خاصہ سے متصف فرزند کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اشتہارات میں مصلح موعود قرار دیا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے وقت اس کی پیدائش کے لئے ۹ سال کی میعاد مقرر فرمائی۔ جیسا کہ حضور کی مندرجہ ذیل تحریرات سے ظاہر ہے۔

(۱) "ہم جانتے ہیں۔ کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو۔ خواہ دیر سے۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائیگا" (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

(۲) جن لوگوں نے اس مدت کو لمبا قرار دیا۔ ان کو مخاطب کر کے تحریر فرمایا:۔

"جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دوچند ہوتی۔ اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔"

(اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء)

(۳) اس پیشگوئی کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"نو برس کے عرصہ تک تو خود اپنے زندہ رہنے کا ہی حال معلوم نہیں۔ اور نہ یہ معلوم کہ اس عرصہ تک کسی قسم کی اولاد خواہ نخواہ پیدا ہوگی۔ چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہونے پر کسی اٹکل سے قطع اور یقین کیا جائے۔"

(اشتہار محک اخیار و اشرار)

دسمبر ۱۸۸۸ء کے ایک اشتہار میں بڑی تحدی سے اس فرزند کے متعلق تحریر فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ نادان اس کے الہامات پر ہنستا ہے۔ اور احمق اس کی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا لگاتا ہے۔ کیونکہ آخری دن اس کی نظر سے پوشیدہ ہے۔"

(۴) پھر جب خدا تعالیٰ کے فضل سے میعاد کے اندر ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو وہ موعود فرزند پیدا ہوا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرمایا:۔

"سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہو گیا۔ کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے۔ اگر خدا کا خوف ہے۔ تو پاک دل کے ساتھ سوچو۔" (رسالہ سراج منیر ص ۳۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریرات سے جہاں اس پیشگوئی کی شان اور عظمت ظاہر ہے۔ جو آپ نے خدا تعالیٰ کے الہامات کے ماتحت اپنے ایک ذی شان فرزند کی پیدائش کے متعلق فرمائی۔ وہاں یہ بھی ثابت ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے مصداق "مصلح موعود" حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔ اور وہ تمام علامات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور تحریرات میں مصلح موعود کے متعلق بیان ہیں۔ وہ آپ ہی پر چسپاں ہوتی ہیں۔ جیسا کہ سلسلہ کے علماء کرام اور بزرگان عظام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے وقت سے بیان کرتے چلے آرہے ہیں۔ بلکہ اس سے پہلے کی بعض تصریحات بھی پائی جاتی ہیں۔ لیکن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ باوجود اس کے کہ ان تمام نشانات اور علامات کو اپنی ذات پر پورا ہوتا دیکھتے تھے۔ اور اس کا اعتراف اور اعلان کرنے والوں کو آپ نے کبھی ایسا کرنے سے روکا بھی نہ تھا۔ انتہا درجہ کی کسر نفسی کی وجہ سے خود یہ اعلان نہ فرماتے تھے۔ کہ آپ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ اور جب ۱۹۳۵ء کے ایک خطبہ جمعہ میں اس کا ذکر فرمایا۔ تو صرف اس قدر فرمایا۔ کہ قرائن سے میں خیال کرتا ہوں۔ کہ یہ پیشگوئی مجھ پر چسپاں ہوتی ہے۔ (الفضل ۱۲ فروری ۱۹۳۵ء) مگر جماعت احمدیہ کو مبارک صد مبارک ہو۔ کہ خدا تعالیٰ کے خاص منشاء اور ارادہ کے ماتحت اور اس کی طرف سے ایک واضح رویاء کے ذریعہ اطلاع دئے جانے پر آج ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے کمال صراحت اور تعیین کے ساتھ اعلان فرمایا۔ کہ میں اب اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق سمجھتا ہوں۔ (مفصل اطلاع احباب کو خطبہ جمعہ کے چھپنے پر ہوگی) الحمد للہ ثم الحمد للہ

اس اعلان سے جو خاص مصلحت الٰہی کے ماتحت حضور نے فرمایا ہے۔ جماعت احمدیہ کا ایک نیا اور نہایت مبارک دور شروع ہوتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کو جہاں اس بات پر خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے محض اپنے فضل سے اُسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک نہایت

ایڈیٹر:۔ غلام نبی
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

عظیم الشان نشان کو انتہائی کمال کے ساتھ پورا ہوتا دیکھنے کا موقع عطا فرمایا۔ وہاں یہ بھی دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالے اسے ان برکات اور انوار سے حصہ وافر پانے کی توفیق بخشے۔ جو مصلح موعود کی ذات والا صفات سے وابستہ ہیں۔ اور جن کا نہایت تفصیل سے ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریروں میں فرمایا ہے۔ اور ساتھ ہی ان بھاری ذمہ واریوں کے ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ جو حضور کے اس اعلان کے ساتھ جماعت پر عائد ہوتی ہیں۔

ہم ایک دفعہ پھر جماعت احمدیہ کو اس خوشخبری پر جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے آج کے خطبہ میں اپنی زبان مبارک سے سنائی ہے۔ اور جس کا نہایت مختصر طور پر ہم نے اوپر ذکر کیا ہے ایک بار پھر مبارکباد پیش کرتے ہیں جماعت کو چاہیئے۔ کہ حضور کی صحت اور درازی عمر اور بیش از بیش کامیابی کے لئے پہلے سے بڑھ چڑھ کر دعائیں کرے۔

مصلح موعود کی پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں خدا تعالے نے فرمایا ۱۔ "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی .... اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔ (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کأن اللہ نزل من السماء۔ اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائینگی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کیطرف اٹھایا جائیگا۔ وکان امراً مقضیا" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز

نے مصلح موعود ہونیکا اعلان فرمایا

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل

قادیان ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کا دن ایک بہت بڑی اہمیت رکھنے والا اور مخلصین جماعت کے قلوب کے لئے سامان صد مسرت و انبساط بہم پہنچانے والا ہے۔ جس پر افراد جماعت احمدیہ جس قدر بھی خدا تعالے کے حضور سجدات شکر بجالائیں کم ہیں۔ کیونکہ آج وہ مبارک دن ہے جبکہ خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اعلام الٰہی کے ماتحت یہ اعلان فرمایا۔ کہ حضور ہی وہ مصلح موعود ہیں۔ جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت احمدیہ کو دی۔ حضور ہی ۲۰ فروری کے اشتہار کے مصداق ہیں۔ حضور ہی حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نظیر ہیں۔ اور حضور ہی ان تمام پیشگوئیوں کے مصداق ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور اشتہارات میں مصلح موعود کے متعلق پائی جاتی ہیں۔ اور جن میں اللہ تعالے کی طرف سے یہ بشارت موجود ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت طیبہ میں سے ایک ایسا جلیل القدر انسان پیدا ہوگا۔ جس کو کئی باتوں میں حضرت مسیح علیہ السلام سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اترے گا۔ اور زمین والوں کی راہ سیدھی کرے گا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا۔ اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کأن اللہ نزل من السماء۱

جماعت احمدیہ کا اعتقاد ہمیشہ یہی رہا ہے کہ ان پیشگوئیوں کے مصداق حضور ہی ہیں۔ واقعات نے ثابت کردیا۔ کہ حضور کے سوا اور کوئی ان کا مصداق نہیں۔ ظاہر ہونیوالے نشانات اور علامات نے بتادیا۔ کہ بجز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی ذات گرامی کے اور کوئی ان اخبار غیبیہ کا مستحق نہیں۔ آپ کا مسیحی نفس ہونا۔ آپ کا روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرنا آپ کا سخت ذہین اور فہیم ہونا۔ آپکا حلیم دل ہونا۔ آپ کا علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جانا۔ آپ کے سر مبارک پر خدا تعالے کا سایہ ہونا۔ آپ کا جلد جلد بڑھنا۔ آپ کا اسیروں کی رستگاری کا موجب ہونا۔ آپ کا زمین کے کناروں تک شہرت پانا اور قوموں کا آپ سے برکت حاصل کرنا۔ یہ تمام امور اس بات کی ایک کھلی اور واضح دلیل ہیں۔ کہ اللہ تعالے نے جس موعود کی خبر ہمارے آقا و مطاع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی۔ وہ حضور ہی ہیں مگر خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے یہ نہ فرماتے تھے۔ کہ میں ہی مصلح موعود ہوں۔ اور میں ان پیشگوئیوں کا مصداق ہوں۔ بلکہ حضور سے جب کسی نے دریافت کیا۔ حضور بالعموم یہی جواب دیتے۔ کہ غیر مامور کے متعلق اگر کوئی پیشگوئی ہو۔ تو اس بارہ میں اس کا دعویٰ کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر حضور فرمایا کرتے تھے۔ ریل کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ اب یہ تو ضروری نہیں۔ کہ ریل خود بھی کہے۔ کہ میں اس پیشگوئی کی مصداق ہوں۔ ہر شخص کو واقعات دیکھ کر خود اندازہ لگانا چاہیئے۔ کہ خدا تعالے کی فعلی شہادت کیا ظاہر کر رہی ہے۔ مگر آخر خدا تعالے کی مشیت نے اس حقیقت کو کھول دیا۔ اور اپنے خاص فضل سے اس نے اپنے محبوب اور ہمارے آقا کو یہ اطلاع دی۔ کہ تو ہی ان پیشگوئیوں کا مصداق ہے۔ چنانچہ آج کے خطبہ جمعہ کا موضوع یہی امر جلیل تھا۔ حضور نے اس ضمن میں اپنا ایک رویا بھی تفصیل کے ساتھ سنایا۔ اور بتایا کہ گو میری طبیعت کے لحاظ سے اس قسم کے امور کا بیان کرنا مجھ پر گراں گذرتا ہے۔ مگر اب چونکہ بعض الٰہی تقدیریں اس بات کے بیان کرنے کے ساتھ وابستہ ہیں اس لئے میں مجبور ہوں۔ کہ اس رویا کا اعلان کردوں۔ یہ رویا جماعت احمدیہ کے لئے اس لحاظ سے یقیناً ایک عظیم الشان رویا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ حضور کو اللہ تعالے نے مصلح موعود ہونے کا علم عطا فرمایا۔ اور حضور نے اپنے مصلح موعود ہونے کا جماعت کے سامنے اعلان فرما کر ایک نئے دور کا آغاز فرما دیا۔

اللہ تعالے کا جماعت احمدیہ پر یہ کس قدر فضل و احسان ہے۔ کہ اس نے موجودہ دور میں عنانِ خلافت جس مقدس انسان کے ہاتھ میں دی۔ وہ اس کا موعود خلیفہ اس کا موعود مصلح اور اس کی اُن بیسیوں پیشگوئیوں کا مصداق ہے۔ جن میں سے بعض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائیں۔ غیر مبائعین کہا کرتے ہیں۔ کہ اگر خلیفہ صاحب مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کریں۔ تو یہ بات قابل توجہ ہوسکتی ہے۔ لیکن جب وہ دعویٰ ہی نہیں کرتے تو محض مریدوں کے کہنے پر کوئی کیا اعتبار کرسکتا ہے۔ مرید تو جو جی چاہے۔ کہہ دیا کرتے ہیں۔ آج وہ دیکھ لیں۔ کہ خدا تعالے نے ان کے اس اعتراض کو بھی توڑ کر رکھدیا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالے کے اعلام کے ماتحت یہ اعلان فرمادیا ہے۔ کہ میں ہی ان پیشگوئیوں کا مصداق ہوں۔ اب کسی اور کی راہ تکنا فضول ہے۔

حضور نے اپنے اس پُر معارف خطبہ میں تین کو چار کرنے والی علامت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ان الفاظ میں اللہ تعالے نے میری پیدائش کا سال بیان فرمایا ہے چنانچہ ۱۸۸۶ء میں یہ پیشگوئی شائع کی گئی۔ اور ۱۸۸۹ء میں میری ولادت ہوئی۔ ۱۸۸۶ء ۱۸۸۷۔ اور ۱۸۸۸ تین سال ہوئے ۱۸۸۹ء نے اُن تین سالوں کو چار کردیا۔ اور اس طرح اللہ تعالے نے بتادیا۔ کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئیوں کا مصداق چوتھے سال میں پیدا

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ کالم ۴)

۱ تذکرہ صفحہ ۱۸۲

یوم الفرقان

زندہ خدا کا ایک اور زندہ نشان

از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری

نبیوں کا ظہور قدرت خداوندی کا ظہور ہوتا ہے۔ اور ان کے ذریعہ قائم ہونے والا سلسلہ اور پھر اس کی حفاظت اللہ تعالےٰ کا ایک زندہ نشان ہوتا ہے۔ انبیاء کے بعد اللہ تعالےٰ سلسلۂ خلافت قائم کرتا ہے۔ تا اس پودا کی آبیاری و سیرابی جاری رکھے۔ جسے نبی خدا کے حکم سے محنت شاقہ کے بعد لگاتا ہے۔ نبی دنیا میں مادی نعمتیں تقسیم کرنے کے لئے نہیں آتے۔ گو ان کے ماننے والے ان سے محروم بھی نہیں رہتے وہ درہم و دینار اور زمینی مال و منال دینے پر مقرر نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ زمین پر خدا کے مظہر ہوتے ہیں۔ اور اس کی بادشاہت قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ وہ کشت روحانیت بوتے ہیں۔ اور قلوب کی پاک زمین میں آسمانی بیج کی تخم ریزی کرتے ہیں۔ جن کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کے اتباع کے ساتھ خدا تعالےٰ کا خاص تعلق ہوتا ہے۔ اور وہ اس کی ممتاز جماعت قرار پاتے ہیں۔ خدا اس جماعت کو یتیم نہیں ہونے دیتا۔ بلکہ نبی کے روحانی جانشین اس سلسلہ میں قائم ہوتے رہتے ہیں۔ جن کا پاک وجود زندہ خدا کا زندہ نشان ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائے دعوےٰ میں دشمن خیال کرتے تھے کہ یہ سلسلہ آج نہیں تو کل نابود ہو جائے گا (نعوذ باللہ) مگر قریباً ۶۰ برس گذر چکے اور خدا کا یہ سلسلہ روز بروز ترقی کر رہا ہے ۱۹۱۴ء میں جب بہت سے اپنے کہلانیوالے ابتلاء کی نہایت تلخ گھڑیوں میں خدا کے مسیح کے مرکز سے علیحدہ ہو گئے۔ تو ظاہر بین نگاہیں کہنے لگیں۔ کہ اب اس جماعت کا شیرازہ بالکل بکھر جائے گا۔ اور اس کی وحدت پارہ پارہ ہو جائے گی۔ مگر آج اس سانحہ پر تیس برس بیت چکے ہیں۔ اور اپنے و بیگانے گواہ ہیں۔ کہ احمدیت کے فرزندوں پر زوال نہیں آیا۔ سلسلہ احمدیہ کو ترقی پر ترقی ہو رہی ہے۔ مصائب و آفات کی آندھیوں کے باوجود یہ پودا اپنے نشو و نما اور پھیلاؤ میں زیادہ سے زیادہ وسعت اختیار کر رہا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا یہ سلوک کاذبوں کے سلسلہ سے اور مفتریوں کے لگائے ہوئے پودوں سے نہیں ہوا کرتا۔

آج دنیا مادیت کی زنجیروں میں الجھ رہی ہے۔ اور خدا کے زندہ کلام کے سوا اخلاق و روحانیت کے اس خطرناک قحط کا کوئی علاج نہیں۔ یہ علاج بجز سلسلہ احمدیہ کسی اور جگہ موجود نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خدا کی قطعی اور یقینی وحی نازل ہوئی۔ اس کے الہامات کا ایمان افزا اور حیات بخش سلسلہ سالہا سال تک جاری رہا۔ یہ روحانی نعمت آپ کے ذریعہ آپ کے اتباع کے لئے بھی مقدر ہوئی۔ اور سعادت مندوں نے حصۂ رسدی حاصل کیا۔ حضور علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست نشان مصلح موعود کی پیشگوئی ہے۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں اس موعود پسر کی بشارت کا اعلان ہے۔ اس کے شمائل خاصہ کا تذکرہ ہے۔ وہ شیریں اور جلالی کلام ابتداء سے آج تک مومنین مخلصین کے لئے اطمینان بخش ثابت ہوا ہے۔ اس کو پڑھ کر سچے احمدی کی روح وجد میں آجاتی ہے۔ اور اس کے جذبات روحانیہ میں ایک تموج پیدا ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں نے اس پیشگوئی کو توجہ غور اور تدبر سے ملاحظہ فرمایا ہے۔ وہ اس بات پر پختہ اعتقاد سے قائم تھے۔ اور قائم ہیں۔ کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لخت جگر ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہونے والے سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود ہیں۔ ۱۹۳۷ء میں راولپنڈی میں غیر مبایعین سے اس موضوع پر ایک تحریری مناظرہ بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے میں کر چکا ہوں۔ باوجود ان تمام باتوں کے وہ مقدس اور خدا کے نطق سے بولنے والا پاک وجود یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بلحاظ دعوےٰ اس بارے میں خاموش تھے ۱۹۳۷ء میں جب اس عاجز نے مباحثہ راولپنڈی کے لئے جاتے ہوئے حضور سے اس بارے میں درخواست کی تو حضور نے تحریری جواب دیا۔ جو الفضل ۳ جولائی ۱۹۳۷ء میں شائع ہو چکا ہے حضور نے تحریر فرمایا۔

"میرے نزدیک جس حد تک میں نے اس پیشگوئی کا مطالعہ کیا ہے۔ اس کی نوے فی صدی باتیں میرے زمانۂ خلافت کے کاموں سے مطابق ہیں"

چونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو نہ فرمایا تھا۔ کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ اس لئے حضور راستبازوں کے طریق پر احتیاط کا طریق اختیار فرماتے تھے۔ آج کا دن سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک خاص دن ہے۔ جبکہ اللہ تعالےٰ کے ایماء کے ماتحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا۔ کہ میں ہی مصلح موعود ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں میرے متعلق ہی وعدہ دیا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ مومنوں کے لئے یہ خوشی اور مسرت کا مقام ہے۔ ہم اپنے خدا کے حضور سر بسجود ہیں۔ کہ اس نے اپنے فضل سے اس بارے میں کامل انکشاف فرمایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک اور عظیم الشان نشان پورا ہوا۔

آج اہل ایمان کے دل خوشی سے باغ باغ ہیں۔ اور وہ اپنے رب سے دعا کرتے ہیں۔ کہ احمدیت کا آئندہ زمانہ روحانی و جسمانی ترقیات کے لحاظ سے پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر ہو۔ میں اس خوشی کے اظہار کے ساتھ اپنے آپ سے اور اپنے جملہ بھائیوں سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اب ہماری ذمہ داریاں بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ بےشک آج کے بعد خدا کے فضل پہلے سے زیادہ نمایاں طور پر نازل ہوں گے۔ مگر اس کے ساتھ قربانیوں کا سلسلہ بھی بہت بڑھ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء ظاہر ہے کہ نظام نو کی تعمیر اور احمدیت کے قصر کی تیاری کے لئے اسی خلافت میں اپنے فضل سے سامان پیدا فرمائے۔ پس آؤ۔ کہ اپنی غفلتوں پر استغفار کرتے ہوئے خدا کے اس تازہ نشان اور فضل پر نگاہ رکھتے ہوئے احمدیت کی اشاعت کے لئے قربانیوں اور جد و جہد میں اضافہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس تازہ نعمت کے شکریہ کی کما حقہ توفیق بخشے۔

اللّٰھم آمین یا رب العالمین

بقیہ صفحہ ۲

ہوگا۔ چنانچہ چوتھے سال ۱۸۸۹ء میں میری پیدائش ہوئی۔

دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ کی بھی حضور نے ایک نئی تشریح فرمائی۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہفتے کا آغاز شنبہ سے ہوتا ہے۔ اور دوشنبہ ہفتے کا تیسرا دن ہوتا ہے۔ روحانی لحاظ سے نبی یا اس کا خلیفہ ایک ایک دور رکھتے ہیں۔ پس اس کے معنی یہ تھے۔ کہ پہلا دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہوگا۔ دوسرا دور حضرت خلیفہؓ اول رضؓ کا اور تیسرا دور جو وہی حیثیت رکھتا ہے۔ جو ہفتہ میں دوشنبہ کا دن رکھتا ہے مصلح موعود کا ہوگا۔ اور وہ میں ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور الہام "فضل عمر" ان معنوں کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تیسرے مقام پر خلیفہ ہوئے تھے۔

صیغہ نشر و اشاعت کے کام کی وسعت اور احباب جماعت کا فرض

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے صیغہ نشر و اشاعت کا کام بفضلہ تعالےٰ روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ سینکڑوں معزز مسلم و غیر مسلم اصحاب جو قادیان میں وارد ہوتے ہیں۔ ان کو اردو، ہندی، گورمکھی اور انگریزی لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں (۱) چیف جسٹس فیڈرل کورٹ آف انڈیا مسٹر پیٹرک سپنس (۲) ڈاکٹر راٹس پرنسپل مشن کالج لاہور اور (۳) ڈاکٹر بشیر احمد صاحب پروفیسر پنجاب یونیورسٹی جب قادیان تشریف لائے۔ تو ان کو مناسب لٹریچر تحفۃً دیا گیا۔ اس لٹریچر کا بہت سا حصہ صیغہ ہذا نے بازار سے خرید کر مہیا کیا۔ یہ صرف مثال کے طور پر چند اصحاب کا ذکر کیا گیا ہے۔ ورنہ ہر روز باہر سے ہر مذہب و ملت کے معزز اصحاب قادیان آتے رہتے ہیں۔ اور ان کو لٹریچر دیا جاتا ہے۔ خطوط کے ذریعہ بھی ہر ماہ سینکڑوں حق کی پیاسی روحوں کی درخواستیں لٹریچر روانہ کرنے کے لئے آتی رہتی ہیں۔ ہم ہر ممکن کوشش سے ان درخواستوں کی تعمیل کرتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے قلت گنجائش کے باعث کماحقہٗ تعمیل سے قاصر رہتے ہیں۔

نشر و اشاعت کا کام وہ اہم کام ہے۔ جسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الٰہی کارخانہ کی ایک شاخ قرار دیا ہے۔ جس کی بنیاد اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور کے ذریعہ رکھی۔ اس وقت یہ کام جنگ کے باعث گرانی کی وجہ سے بہت کمزور حالت میں چل رہا ہے۔ کاغذ اور دیگر سامان طباعت بے حد گراں ہو گیا ہے ڈاک کے اخراجات بھی بڑھ گئے ہیں۔ بہت سی کتابیں اور مفید ٹریکٹ سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے چھپنے سے رُکے پڑے ہیں۔ اور صیغہ نشر و اشاعت کی مشکلات بہت بڑھ گئی ہیں۔ احباب جماعت اس نازک وقت میں مندرجہ ذیل طریقوں سے ہماری مدد کر سکتے ہیں:۔

اوّل:۔ ہر جماعت کے عہدیدار اس بات کی پوری کوشش فرمائیں۔ کہ ان کی جماعت کے ذمہ جس قدر رقم سالانہ بطور چندہ نشر و اشاعت لگائی گئی ہے۔ اس کی باقاعدہ وصولی ہو۔ اور ایک سرگرم کارکن کو اس چندہ کی وصولی کیلئے مقرر کیا جائے۔ دوم:۔ جو احباب صاحب استطاعت ہیں۔ وہ اس صیغہ کو ہر ماہ کچھ رقم بطور عطیہ ارسال فرمائیں۔ سوم:۔ صاحب اثر و رسوخ دوست اپنے اپنے حلقہ میں اس صیغہ کے لئے چندہ جمع کریں۔ چہارم:۔ جن اصحاب کا روپیہ بینکوں میں جمع ہے۔ اور اس پر انہیں سود ملتا ہے۔ وہ یہ سود کی رقوم نشر و اشاعت کے فنڈ میں مرکز میں ارسال فرمائیں۔ کیونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فتویٰ ہے۔ کہ سودی روپیہ صرف اشاعت اسلام میں صرف ہونا چاہئے۔

اگر احباب کرام ان چیزوں کا خیال رکھیں۔ تو نشر و اشاعت کا کام نہایت خوش اسلوبی سے چل سکتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہماری ان گزارشات پر جماعت کے دوست پوری توجہ فرمائیں گے۔ اور صیغہ ہذا کی ہر طرح امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

خاکسار مہتمم نشر و اشاعت

انصار قادیان اور عہدہ داران مطلع رہیں

قادیان کے مندرجہ ذیل محلہ جات میں انصار کے مندرجہ ذیل عہدہ داران کے انتخاب کے لئے مرکز کی طرف سے نمائندے مطابق پروگرام ذیل بھیجے جائیں گے۔ زعماء صاحبان کا فرض ہوگا۔ کہ وہ اپنے اپنے محلہ کے انصار کو تاریخ مقررہ پر نماز مغرب میں انتخاب کی غرض سے جمع کریں۔ اور انصار کو سمجھا دیں۔ کہ وہ مندرجہ ذیل عہدہ داران کے لئے موزون آدمی سوچ کر آئیں۔ اور اس کے متعلق اپنی رائے دیں۔

مہتمم تبلیغ، مہتمم تعلیم و تربیت، مہتمم مال، مہتمم عمومی۔

محلہ دار الرحمت میں مہتممین کے علاوہ زعیم انصار اللہ کا بھی انتخاب ہوگا۔

پروگرام انتخاب مفصلہ ذیل ہے:۔

نام محلہ	تاریخ انتخاب و وقت			نمائندہ مرکزی انتخاب کنندہ
دار العلوم	۲۹ر جنوری ۱۹۴۴ء	بعد نماز مغرب		مولوی قمر الدین صاحب فاضل
دار الفضل	۳۰ر	"	"	"
دار السعۃ	۳۱ر	"	"	"
دار الرحمت	۲۸ر	"	"	مولوی ابو العطاء صاحب
دار الفتوح	۲۹ر	"	"	"
دار الانوار	۳۰ر	"	"	"
ناصر آباد	۳۱ر	"	"	"
مسجد مبارک	۲۸ر	"	"	مولوی ظہور حسین صاحب
" اقصےٰ	۲۹ر	"	"	"
" فضل	۳۰ر	"	"	"
دار البرکات شرقی	۳۱ر	"	"	"

شیر علی عفی عنہ صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان

حُسنِ بیان

اسلام آج بھی ہمیں جہاد کی تلقین کرتا ہے۔ مگر جہاد سے مراد جہاد بالسیف ہی نہیں۔ جہاد کا طریق۔ زمانہ۔ حالات۔ موقع اور ضرورت کے لحاظ سے اپنے وقت کی مصلحت کے مطابق ہمیشہ بدل سکتا ہے۔ چنانچہ آج کا جہاد شمشیر و سنان۔ توپ و تفنگ۔ گولہ بارود اور موجودہ ایجادات کے آلاتِ حرب سے نہیں۔ بلکہ ان ہتھیاروں کے ساتھ ہم نے جہاد کرنا ہے۔ جن کے ساتھ آج ہمارا دشمن اسلام پر حملہ آور ہو رہا ہے۔ وہ آج سائنس۔ فلسفہ اور ایسے دیگر علوم کے ساتھ تحریر و تقریر کے ذریعہ اسلام پر پے در پے حملے کر رہا ہے۔ چنانچہ ان ہی حملوں کے دفاع کی غرض سے اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں اسلام میں جہاد کی ایک نئی بنیاد رکھی۔ اور حضور کو تقریر و تحریر کے دو ایسے مضبوط ہتھیاروں سے مسلح کرکے بھیجا۔ کہ جس کے ذریعہ دشمن اپنے ہر حملہ میں ناکام و نامراد ہوا۔ "سلطان القلم" اور "حسن بیان" کے ان دو الٰہی خطابات میں حضور کو ہر دو ہتھیار عطا ہوئے اور ان ہی دو ہتھیاروں سے آج سلسلہ کے ہر فرد کا مسلح ہونا ضروری ہے۔

نوجوان قوم کی سپاہ ہوتے ہیں۔ قومی ترقی اور حفاظت کی تمام تر ذمہ واری ان ہی پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے سلسلہ کے نوجوانوں کو تحریر و تقریر میں خاص طور پر مہارت حاصل کرنی ضروری ہے۔ چنانچہ اسی غرض کے ماتحت کہ احمدی نوجوانوں کو تحریر کی طرف رغبت اور توجہ دلائی جائے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت "مجلس انصار سلطان القلم" قائم ہے۔ اور تقریر کی مشق کی غرض سے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر "بزم حسن بیان" کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

تمام قوّاد اور زعماء کرام اپنی اپنی مجالس میں بزم حسن بیان کے نام سے ایک بزم قائم کرکے شعبہ ہذا کو فوری طور پر اطلاع فرمائیں ٭ خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رسید خزانہ دفتر محاسب سے طلب کریں

بعض احباب کو دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان سے رسید خزانہ نہیں ملتی۔ تو اس کیلئے دفتر ناظر بیت المال میں لکھتے ہیں۔ اس میں سوائے طول عمل اور کام میں دیر ہو جانے کے کچھ حاصل نہیں۔ اس لئے ایسے احباب کی آگاہی کے لئے پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مثنیٰ رسید کے لئے براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو لکھا کریں۔ ناظر بیت المال

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

~~۱۳۸~~ ۷ منکہ مسماۃ بڈھاں زوجہ مستری عمر دین صاحب قوم چوغطہ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء چک ۵۵۹ گ ب احمد آباد ڈاک خانہ گنگاپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی ذاتی جائیداد نہیں ہے۔ اور میرا گذارہ اپنے بیٹوں کے ذمہ ہے۔ انہوں نے میری مبلغ دوصد روپیہ نقد کی جائیداد قرار دی ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اس جائیداد کا حصہ وصیت بیس روپے نقد ادا کرتی ہوں۔ اگر میری وفات پر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ :- بڈھاں موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :- غلام قادر پسر موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد :- چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال

~~۱۴۰~~ ۷ منکہ جلال الدین ولد محمد الدین صاحب قوم کشمیری پیشہ دکانداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن صدر بازار سیالکوٹ ڈاک خانہ چھاؤنی سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ملکیت اراضی موازی ۳۸ بیگہ موضع ارد فتاح تحصیل پسرور میں واقع ہے۔ جو مبلغ -/۳۸۲۵ روپے میں رہن ہے اور یہی اس کی بازاری قیمت ہے۔ علاوہ ازیں میرے پاس -/۲۲۰۰ روپے نقد ہے جو کہ مالکان چیپ بوٹ ہوس صدر بازار چھاؤنی سیالکوٹ کو برائے کاروبار دیا ہوا ہے۔ اس روپیہ کی آمد منافع قریباً -/۲۵ روپے ماہوار میرے حصہ میں آتے ہیں۔ اس کے سواد میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے کل روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں رقم وصیت ادا کر دوں تو فبہا۔ ورنہ میرے وارثان ادا کریں گے۔ اور آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کر دیا کرونگا۔ علاوہ ازیں میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد :- جلال الدین کشمیری صدر بازار سیالکوٹ چھاؤنی۔ گواہ شد :- علی محمد موصی وصحابی۔ گواہ شد :- نذیر احمد پسر موصی۔ گواہ شد :- بشارت احمد۔

~~۱۴۳~~ ۷ منکہ خدیجہ زوجہ حاجی حسن خانصاحب قوم بلوچ عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن بستی چاہ دریکاں نالہ ڈاک خانہ ڈیرہ غازیخاں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ کچھ نہیں ہے۔ اس وقت میرے زیورات نقرئی از قسم ایک جوڑہ کنگن قیمتی -/۱۵ روپے۔ ایک عدد رینہ طلائی قیمتی -/۸ و قرض بذمہ خاوندم مبلغ -/۵۲ روپے ومبلغ -/۲۵ روپے نقد ہیں۔ یعنی جائیداد موجودہ کی قیمت بازاری مبلغ یکصد روپیہ ہے جس کی میں برضاء و رغبت خود بقائمی ہوش وحواس آٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اقرار کرتی ہوں کہ میرے مرنے پر میری جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے آٹھویں حصہ کی مالک بھی بموجب وصیت ہذا صدر انجمن موصوف ہوگی۔ الامۃ :- خدیجہ موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :- حاجی حسن خاں خاوند موصیہ۔ گواہ شد :- ملک عزیز محمد وکیل ڈیرہ غازیخاں۔ گواہ شد :- غلام محمد خاں سکنہ چورہٹہ۔

~~۱۴۸~~ ۶ منکہ فضل بی بی زوجہ امام الدین صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ واہی عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن جسوکی ڈاک خانہ جھیورانوالی ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپے میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اگر کوئی رقم اپنی زندگی میں ادا کر دوں تو وہ مذکورہ بالا رقم سے باخذ رسید منہا کر دی جائے گی۔

الامۃ :- فضل بی بی موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد :- امام الدین خاوند موصیہ
گواہ شد :- حکیم احمد الدین دارالصحۃ
گواہ شد :- اکبر علی احمدی خانوالی۔
گواہ شد :- نواب علی بقلم خود جسوکی۔

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۴۳ء میں کیپٹن محمد مسعود صاحب کے نکاح کا اعلان ہوا ہے۔ اس میں غلطی سے نام کے ساتھ لفظ "نسیم" زائد لکھا گیا ہے۔ تصحیح کر لی جائے۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ روم کے جنوب میں اتحادیوں کی جو فوجیں اُتری تھیں۔ ان کے کیمپ سے ریوٹر کے خاص نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ اسیزیو کی بندرگاہ کے رسد اور جنگ کا سامان بھاری مقدار میں پہنچ رہا ہے۔ روم کے جنوب مشرق میں امریکی فوجوں نے جرمنوں سے جو ابھی تک غیر منظم ہیں۔ ابتدا چھین لی ہے۔ اور بتدریج تیز ہوتی ہوئی گولہ باری کی آڑ میں مزید خشکی کی طرف حملے کر رہی ہیں۔ دریں اثنا فیلڈ مارشل کیسلرنگ ہماری فوجوں کو لگاتار سامان جنگ کی امداد کا سلسلہ توڑنے کے لئے جد وجہد کر رہا ہے۔ اس مقصد کیلئے وہ بوردار جیسے دور افتادہ مقامات سے تمام ریزرو بمبار منگوا رہا ہے۔ مگر بحری اور ساحلی توپوں کے اشتراک عمل اور اتحادی ہوائی جہازوں کی لگاتار دیکھ بھال کی وجہ سے دشمن کی کامیابی محدود رہی ہے۔ جرمن ان ڈویژنوں کے جو جنوب میں گھر گئے تھے۔ تمام ریزرو موٹر دستے بھی منگوا رہے ہیں۔

سٹاک ہالم ۲۸ جنوری۔ جرمن گورنمنٹ نے اقتصادی ماہرین کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ تیزی سے ایک ایسی سکیم تیار کریں۔ جس کی مدد سے جرمن ہائی کمان فیصلہ کر سکے کہ کن مقبوضہ ملکوں کو ضرورت کے وقت خالی کیا جا سکتا ہے۔ نازک فوجی صورت حال اور اتحادیوں کے متوقع حملوں سے کئی محاذوں پر فوجوں کی کمی کے اندیشہ سے جرمن ہائی کمان پریشان ہے۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ لائبیریا کی حکومت نے محوریوں کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا ہے۔

ویسٹ منسٹر ۲۷ جنوری۔ آج دار العوام میں مسٹر ایمری سے جب بنگال میں قحط کی وجہ سے مرنے والوں کی صحیح تعداد پوچھی گئی۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ صحیح تعداد بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ مسٹر سٹیفن ڈیوس نے پوچھا کہ وزیر صاحب یہ اطلاع کب تک دے سکینگے وزیر صاحب نے جواب دیا کہ مجھے افسوس ہے جس صوبہ کے متعلق پوچھا جا رہا ہے۔ اموات کو گننے کے سلسلہ میں اس کی مشینری بڑی سست ہے۔

لاہور ۲۸ جنوری۔ سول سپلائز آفیسر لاہور نے یہ نوٹس جاری کیا ہے

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کہ ان تاجروں کو جن کے پاس ضلع لاہور میں سوتی کپڑے بیچنے کے لائسنس ہیں روزانہ رجسٹروں کو ذیل کے طریقہ پر مرتب کرنا ہوگا۔ (۱) کھاتہ کہاں سے شروع ہوا؟ (۲) کپڑے کی مقدار اور قیمتیں جو اسے روزانہ وصول ہوں اور جن ذرائع سے وصول ہوں۔ (۳) روزانہ کتنا کپڑا بیچا۔ ضلع سے باہر کتنا کپڑا بھیجا گیا۔ (۴) کھاتہ کہاں ختم ہوا؟ (۵) کپڑے کے ہر تاجر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا اس شخص کو جسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز قرار دے ہر مہینہ کا دُوسرے مہینہ کی ۳ تاریخ تک باقاعدہ حساب دینا ہوگا۔ اور رسیدیں بھی دکھانی ہوں گی۔ (۶) ہر تاجر کو لائسنس اپنے پاس رکھنا ہوگا۔ اگر وہ کپڑا پھر کر بیچتا ہے۔ تو اسے لائسنس اپنے ساتھ رکھنا لازمی ہے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ انگریزی میں یا کسی دوسری زبان میں یہ تحریری بیان اپنے ساتھ رکھے کہ اس کے پاس اس قسم کا کپڑا ہے اور اس کی قیمت کیا ہے۔ اور آیا یہ قیمت منظور شدہ ہے۔ یہ امر قابل سزا ہوگا۔ اگر وہ گاہک کو ایسی چیزوں کی فہرست دکھائے جو اس کے پاس نہیں ہیں۔ (۷) ہر تاجر کے لئے ضروری ہے کہ وہ گاہک کو رسید دے۔ اس رسید میں تاجر کو تمام کپڑے کی قسم اور قیمت لکھنا ہوگی۔

الجیریا ۲۷ جنوری۔ روم کے جنوب میں بڑھنے والی اتحادی فوجوں کو آج پہلی دفعہ جرمن فوجوں سے مقابلہ کرنا پڑا۔ یہ مقابلہ لٹیویا کے جنوب مغرب میں ہوا۔ ہرمن گورنگ ڈویژن مقابلہ میں آیا۔ لڑائی بہت سخت ہوئی۔ جرمن مزید فوجیں میدان میں اتار رہے ہیں۔

ماسکو ۲۸ جنوری۔ سویٹ کمیشن نے سمالنسک کے ارد گرد تحقیقات کرنے کے بعد اعلان کیا ہے۔ سمالنسک ۱۳۵۰۰۰ اور ۱۰ باشندوں اور سرخ فوج کے سپاہیوں کا قبرستان بن چکا ہے۔ اس کمیشن کے ارکان نے سمالنسک کے گرد ۷ بڑے قبرستانوں کا پتہ چلایا۔ سمالنسک ہڈیوں کا شہر بن چکا ہے۔ اس کی آبادی ۱۸۵۰۰۰ سے گھٹ کر تیس ہزار رہ گئی ہے۔ سمالنسک میں ۷۹۰۰ عمارات تھیں۔ ان میں سے صرف تین سو عمارات رہ گئی ہیں۔ باقی تودہ خاک بن چکی ہیں۔ سمالنسک کی حالت تمام روسی شہروں سے زیادہ درد انگیز اور عبرت خیز بن گئی ہے۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ برلن ریڈیو پر خبر سنائی گئی ہے کہ ویٹبسک روسی محاذ پر جو جرمنوں کا اہم مرکز ہے۔ اس جگہ روسی شگاف کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو شمالی محاذ ختم کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ شمالی پولینڈ۔ لتھونیا اور لٹویا کا سارا محاذ ریگا تک روسی فوجوں کے رحم پر ہوگا۔ ابھی تک جرمن فوجیں اپنی پوری طاقت سے اس محاذ کو محفوظ رکھے ہوئے ہیں۔ لینن گراڈ اور جھیل المن کے درمیان روسی فوجوں نے جرمن لائنوں کو کئی میل پیچھے دھکیل دیا۔ لینن گراڈ کے محاذ پر ۲۴ اور ۲۶ جنوری کے درمیان جرمنوں کے ۱۰ پیادہ ڈویژن تباہ کر دئے گئے۔ دو مزید ڈویژنوں کو بھاری نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ ایک برطانوی ترجمان نے انکشاف کیا ہے کہ جرمنی اور جاپان آپس میں اسلحہ اور مشینری وغیرہ کا تبادلہ کرنے کی کوششیں بدستور کر رہے ہیں مگر ان سب کوششوں کو ناکام بنایا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ روم کے جنوب میں اتحادی فوجوں نے جو مورچہ قائم کیا ہے۔ اس پر اگرچہ جرمنوں کے مقابلہ کا زور بڑھتا جا رہا ہے مگر اتحادیوں کو توپیں۔ ٹینک اور دوسرا سامان جنگ برابر پہنچتا جا رہا ہے۔ دشمن نے تین بار ہوائی حملے کئے۔ مگر اتحادی توپوں نے اس شدت سے گولہ باری کی۔ کہ دشمن کے جہازوں کے بالمقابل گولوں کی دیوار کھڑی کر دی۔ جس کی تاب نہ لا کر دشمن کے ہوائی جہاز بھاگ گئے۔ ٹینکوں نے جو حملہ کیا۔ اُسے روک کر کئی ٹینک برباد کر دیئے گئے۔ کیسینو کے شمال کی طرف دشمن کے سخت مقابلہ کرنے کے باوجود ہماری فوجیں بڑھتی جا رہی ہیں۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ اسوقت دشمن کے قبضہ میں روم کو جانے والے صرف دو باقاعدہ رستے ہیں۔ جن میں ایک تنگ گھاٹی میں سے گزرتا ہے۔ اتحادی اس رستہ پر قبضہ کرنے کے لئے کیسینو کے علاقہ میں سخت لڑائی لڑ رہے ہیں۔ جرمنوں کے پاس اس علاقہ میں رسد اور کمک پہنچانے کا صرف یہی ایک راستہ ہے۔ اس لئے شاید وہ اسے قبضہ میں رکھنے کے لئے بہت زور کے حملے کرینگے۔

دہلی ۲۸ جنوری۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا دوسری اتحادی حکومتوں سے مل کر عرصہ سے اس امر پر غور کر رہی تھی۔ کہ ۷ دسمبر ۱۹۴۱ء سے جنگی قیدیوں۔ نظر بندوں اور ان علاقوں کے لوگوں پر جن پر جاپانیوں نے قبضہ کر رکھا ہے جو ظلم و ستم توڑے جا رہے ہیں۔ پبلک کو ان کا حال بتایا جائے۔

ابتدائی خبروں سے پتہ لگا کہ نہ صرف جنگی قیدیوں سے بلکہ شہریوں سے بھی بہت برا سلوک کیا جا رہا ہے۔ پہلے ہانگ کانگ اور ملایا سے۔ پھر برما سے یہ خبریں ملیں کہ جاپانیوں نے قیدیوں کے سر کٹوائے۔ انکو سنگینوں کا نشانہ بنایا اور ان علاقوں کی عورتوں کی عصمت دری کی۔ اور یہ کہ نظر بندوں کی حالت بھی اچھی نہیں۔ پہلے سمجھا گیا۔ کہ جنگ کی گڑبڑ میں کہیں کہیں ایسا ظلم کیا گیا ہوگا۔ مگر متواتر خبریں آ رہی ہیں کہ جاپانی گورنمنٹ بہتر حالت نہیں بنا سکی۔ ایک اور حکومت جس کے ذریعہ جاپان سے بات چیت کی گئی۔ اس نے لکھا ہے کہ جاپان اس بارے میں ٹال مٹول کر رہا ہے۔ اور صاف جواب نہیں دیتا۔ جاپانی ذمہ دار افسر انکار بھی نہیں کر سکے۔ کہ ایسا نہیں ہوا۔ اس بات کا پختہ ثبوت مل گیا ہے کہ جنگی قیدیوں کی رہائش کا انتظام اچھا نہیں ہے اور بہت سے قیدی بھوک اور سردی سے مر گئے ہیں۔ ہم نے جاپان کے اس قسم کے مظالم کو شہرت دینا اسلئے مناسب نہ سمجھا کہ جنگی قیدیوں کے رشتہ داروں کو تشویش ہوگی اور اضطراب پھیلیگا نیز جنگی قیدیوں پر زیادہ سختی کی جائے گی۔ مگر اب یقین ہو چکا ہے کہ جاپانیوں پر کہنے سننے کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جاپانی مظالم کی تفصیل شائع نہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ گورنمنٹ پبلک کو مشورہ دیتی ہے